بکثرت لوگوں نے اس سے بدرجہا زیادہ گمراہ کُن خواب دیکھ ڈالے ہیں جن کی بنا پر وہ راہِ حق سے منحرف ہو کر قادیانیت اور اسی قسم کی دوسری ضلالتوں کی جانب مائل ہو گئے۔

کتنا دُودھ پینے سے حُرمتِ نکاح لازم آتی ہے

سوال۔ یہ مسئلہ اپنی جگہ تسلیم شُدہ ہے کہ دودھ پینے سے حرمت واقع ہو جاتی ہے اور جن بچوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا ہو ان کا باہمی نکاح نہیں ہو سکتا لیکن یہ میرے ذہن میں واضح نہیں کہ کتنی مقدار یا کتنی بار دُودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے۔ مَیں نے ایک حدیث میں پڑھا ہے کہ ایک یا دو مرتبہ دودھ پینے سے حرمت نہیں ہوتی اور ایک دوسری حدیث میں یہ بات نظر سے گزری کہ پانچ مرتبہ دودھ پینے سے حرمتِ نکاح ثابت ہوتی ہے لیکن عام طور پر علماء یہ بتاتے ہیں کہ دودھ خواہ ایک مرتبہ تھوڑا سا کیوں نہ پیا جائے، اس سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ براہِ کرم واضح کریں کہ کتنی مقدار اور کتنی دفعہ دودھ پینے سے نکاح حرام ہوتا ہے۔

جواب۔ یہ مسئلہ فقہاء کے درمیان اختلافی ہے کہ حُرمتِ رضاع کتنی مرتبہ اور کتنی مقدار دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے۔ فقہی مذاہبِ اربعہ میں سے حنفیہ اور مالکیہ کا مسلک یہ ہے کہ مطلقاً رضاعت سے حرمت واقع ہو جاتی ہے خواہ دودھ ایک ہی بار اور قلیل مقدار میں ہی پیا گیا ہو۔ شافعیہ کا مسلک یہ ہے کہ پانچ مرتبہ دُودھ پینے سے حُرمت واقع ہوتی ہے اور حنبلی مسلک کے مطابق تین مرتبہ دودھ پینے سے نکاح حرام ہوتا ہے

شوافع کے مسلک کی بنیاد بعض ایسی روایات پر رکھی گئی ہے جن میں بیان ہُوا ہے کہ قرآن میں پہلے یہ حکم نازل ہُوا تھا کہ دس مرتبہ دُودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے اور پھر یہ منسوخ ہو کر پانچ مرتبہ میں تبدیل ہو گیا لیکن یہ مسلک بہت کمزور ہے جسے کسی طرح قابلِ ترجیح قرار نہیں دیا جا سکتا۔ وجہ اس

کی یہ ہے کہ علم اصول کے محققین کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن مجید کا متن اخبار احاد اور شاذ روایات سے ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے ثبوت کے لیے قراءت و نقل کا تواتر درکار ہے۔ اس اصول کی روشنی میں وہ روائتیں قابل قبول اور لائق حجت نہیں ہو سکتیں جن میں غیر متواتر قرائتیں مذکور ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ جس مسلک کی بنیاد فقط قراءۃ شاذہ پر رکھی گئی ہو اور جس کے حق میں کتاب و سنت سے کوئی دوسری مضبوط دلیل موجود نہ ہو، اس مسلک کو قوی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

دوسرا مسلک حنابلہ کا ہے جس کی رُو سے تین مرتبہ دودھ پینے سے حُرمت ثابت ہوتی ہے اس میں شک نہیں کہ بعض صحیح احادیث سے اس مسلک کی تائید ہوتی ہے۔ ان احادیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد مبارک منقول ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک یا دو مرتبہ دودھ پینے سے حرمت واقع نہیں ہوتی۔ اسی سے فقہائے حنبلیہ نے یہ استنباط کیا ہے کہ حرمت ایک یا دو مرتبہ سے نہیں بلکہ تین مرتبہ کی رضاعت سے لازم آتی ہے۔ ان حضرات کا استدلال یہ ہے کہ یہ احادیث کتاب و سنت کے عمومی حکم تحریم کو مقید کر کے ان میں تخصیص پیدا کرتی ہیں۔ اصولاً یہ استدلال صحیح ہو سکتا ہے اور اس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں کہ قرآن و حدیث میں ایک مقام پر عام حکم بیان کیا گیا ہے، لیکن دوسرے مقام پر اس کی کچھ تفصیل یا تخصیص بیان کی گئی ہے اور عمل اسی مخصوص یا مفصل صورت حکم پر کیا جاتا ہے۔

لیکن رضاعت سے متعلق جن احادیث پر حنبلی مذہب کا انحصار ہے، ان کے بارے میں ایک مشکل درپیش ہے اور وہ یہ ہے کہ جن احادیث سے ایک یا دو مرتبہ دودھ پینے سے عدمِ تحریم کا ثبوت فراہم کیا جاتا ہے، وہ اپنے مفہوم و مدعا میں پوری طرح واضح اور ناطق نہیں ہیں۔ ان میں مَصَّۃٌ او مَصَّتان، رضعۃ او رضعتان، املاجۃ او املاجتان کے الفاظ مروی ہیں۔ یہاں جو تثنیہ کا صیغہ استعمال ہوا ہے، اس سے مراد مختلف اوقات میں دو مرتبہ دُودھ پینا بھی ہو سکتا ہے اور ایک ہی نشست میں بیک وقت دو دفعہ چھاتی چوسنا یا دودھ پینا بھی ہو سکتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ آنحضورؐ کے ارشاد کا مطلب یہ ہو کہ بچہ ایک وقت میں

اگر ایک یا دو چُسکیاں لگائے تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ اس سے دودھ کا منہ تک پہنچنا یقینی نہیں ہوتا، لیکن دو سے زائد مرتبہ اگر بچہ دودھ چوسے تو دُودھ یقیناً اس کے مُنہ میں داخل ہو کر پیٹ تک چلا جائے گا۔ بہرکیف ان احادیث سے حنبلیہ کا استدلال اشکالات سے خالی نہیں ہے۔

اس کے بعد اب حنفیہ، مالکیہ اور ان دوسرے فقہاء و مجتہدین کا مسلک رہ جاتا ہے جو رضاعت کی ہر تعداد اور قلیل و کثیر مقدار کو موجبِ حُرمت قرار دیتے ہیں۔ ان حضرات کا استدلال قرآن و حدیث کی ان عمومی نصوص سے ہے جن میں علی الاطلاق تحریم رضاعت کا حکم بیان ہُوا ہے۔ قرآن مجید میں ہے: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ . . . . وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ احرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں . . . اور تمہاری رضاعی بہنیں)، اور حدیث میں ہے: یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب (جو رشتے نسب کے اعتبار سے حرام ہیں وہ رضاعت کے لحاظ سے بھی حرام ہیں)۔ ان نصوص میں مطلقاً رضاعت کی بنا پر نکاح حرام کیا گیا ہے اور رضاعت کا اطلاق ایک مرتبہ دُودھ پینے پر بھی اُسی طرح ہوتا ہے جس طرح زیادہ مرتبہ پینے پر ہوتا ہے۔ یہ مسلک فقط احناف و مالکیہ کا نہیں ہے بلکہ امت کی اکثریت کا مسلک یہی ہے۔ امام نووی نے شرح مسلم میں اسے جمہور علماء کا مسلک قرار دیا ہے اور شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی مسوّیٰ شرح موطّا میں لکھا ہے کہ اکثر فقہاء اسی طرف گئے ہیں۔

اس معاملے میں ایک پہلو جو مزید قابلِ غور ہے، وہ یہ ہے کہ آج کل طبائع میں اتنا فساد پیدا ہو چکا ہے کہ اگر لوگوں کو حنبلی مسلک پر عمل کرنے کی اجازت دی جائے تو اس بات کا شدید خطرہ ہے کہ لوگ اس سے ناجائز فائدہ اٹھائیں گے اور جہاں تین مرتبہ دودھ پلایا گیا ہوگا وہاں بھی یہ کہہ دیا جائے گا کہ دُودھ فقط ایک یا دو مرتبہ پلایا گیا ہے۔ رضاعت کی شہادت اور اس کے ثبوت کی فراہمی کا مسئلہ ویسے بھی اچھا خاصا پیچیدہ اور مشکل ہے۔ اب اس کے ساتھ اگر تعداد رضاعت کا سوال بھی تحقیق طلب بن جائے، تو اس سے بہت سے لاینحل نزاعات